بوادر النوادر

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ

تفسیر، حدیث، فقہ، علم کلام اور تصوف کے نادر علمی مضامین پر مشتمل حضرت کی آخری تصنیف

ادارہ اسلامیات لاہور

۱۹۰۔ انار کلی، لاہور

احتیۃً لما اھلاً یا تھا کفر فعلیہ اختلاف والاری تحر انہ لا یفتی بتکفیر مسلم امکن حمل کلامہ علی محمل حسن او کان فی کفرہ اختلاف ولو روایۃ ضعیفۃ الخ و فی العالمگیریۃ الباب التاسع من کتاب السیر من الجلد الثالث ما کان فی کونہ کفرا اختلاف فان قائلہ یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبۃ والرجوع عن ذلک بطریق الاحتیاط الخ۔

ان روایات سے امور ذیل مستفاد ہوئے **اول**۔ کفار کی وضع بلا ضرورت تو یہ جیسے کہ دفع الحر والبرد یا شرعیہ کہ ... الحرب والتجسس للمسلمین افعال کفر سے ہے **ثانی**۔ ایسے افعال لذات کفر نہیں بلکہ انکے کفر ہونیکی علت ... ہے اور وہ استخفاف بالدین یقینا منفی ہو مثلاً فاعل کے علم و قصد میں اسکا منفی ضرورت یا مصلحت ہو اور واقع میں قوی نہ ہو اور اُسکے کفر ہونیکا علم بھی نہ ہو وہاں ارتفاع علت سے حکم بالکفر بھی منفی ہوگا مگر مستقل دلائل سے معصیت کا حکم کیا جاویگا علی اختلاف درجۃ الافعال مثلاً شدّ زنار و تخود میں اشدیت کا حکم ہوگا۔ اور دوسرے اوضاع غیر مذہبی میں عام طور پر عوام جہلا خصوصاً دیہاتی لوگ اسمیں مبتلا ہیں ایسی اشدیت نہ ہوگی اور ہر حال میں توبہ واجب ہوگی **ثالث**۔ وضع مذکور کے کفر ہونے میں اختلاف بھی ہے۔ کما یدل علیہ قولہ علی الصحیح گو معصیت شدیدہ ہے **رابع**۔ زبان سے کفر کا اقرار جبکہ ساتھ ہی اسلام کا بھی اقرار ہو کفر اختلافی ہے **خامس**۔ کفر اختلافی میں کفر کا یا بینونۃ زوجہ کا فتویٰ نہ دیا جاویگا البتہ احتیاطاً تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم کیا جاویگا اور اس تجدید کیلئے حلالہ کی ضرورت نہیں۔ فی الدر المختار وارتداد احدھما ای الزوجین فسخ فلا ینقص عددا عاجل بلا قضاء (مع الشامی ص ۱۳۳ ج ۲) وفی الشامی تحت قولہ فلا ینقص عدد ... فلو ارتد مرارا وجدد الاسلام فی کل مرۃ وجدد النکاح علی قول ابی حنیفۃ ... امرأتہ من غیر اصابۃ زوج ثان۔ بحر عن الخانیۃ۔ نیز چونکہ تجدید نکاح کا حکم احتیاط کے سبب ہے اگر وہ اس پر راضی نہ ہو تب بھی اُس کی زوجہ کو دوسرے سے نکاح جائز نہ ہوگا البتہ معصیت ہونیکی صورت میں توبہ واجب ہوگی کما سبق۔

اب سمجھنا چاہئے کہ ان تینوں سوالوں میں نہ کفر اتفاقی کا کوئی فعل پایا گیا نہ کفر اتفاقی کا کوئی قول پایا گیا جو فعل کفر کا تھا اسمیں استخفاف یقیناً منفی ہے اگر بعض میں لہو ہے تو لعب بالدین نہیں لعب بالحاضرین ہے ایسی حالت میں یہ افعال اتفاقاً کفر نہیں اسی طرح قول کفر کے ساتھ قول اسلام بھی مقترن ہے پس وہ کفر بھی اختلافی ہے اسلئے کسی صورت میں نہ کفر کا فتوی دیا جاویگا نہ بینونت زوجہ کا نہ حرمت ذبیحہ کا البتہ معصیت کا صدور ہوا لہذا توبہ کا حکم جزماً کیا جاویگا اور کفر اختلافی ہونیکے سبب تجدید اسلام و تجدید نکاح کا حکم احتیاط کیلئے دیا جاویگا اس سے زائد فتوی دینا حد احتیاط سے تجاوز ہے۔ ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ

تصدیق جواب بالا از مدرسہ دیوبند۔ جواب حضرت محی السنۃ حکیم الامۃ رحمۃ اللہ علیہ کا بالکل حق ہے

... حقیقت اور احتیاط کا جامع ہے اس سے تجاوز کرنا بلا شبہ حدود احتیاط سے تجاوز ہے۔ اصل مسئلہ در بارۂ تکفیر مسلم بھی ... کے مقتضی ہیں اور جزئیات مندرجہ جواب بھی اس پر ناطق ہیں کیونکہ بلا شبہ مسئلہ زیر بحث میں در بارۂ تکفیر علماء کا اختلاف ... اور کفر اختلافی کا وہی حکم ہے جو جواب میں مذکور ہے اور اختلاف فقہاء کی تفصیل شرح فقہ اکبر ص ۲۳۸ میں موجود ہے کہ وضع ... قلنسوۃ المجوس کے متعلق جو الخلاصہ نقل کیا ہے۔ قال فی الخلاصۃ من وضع قلنسوۃ المجوس علی راسہ قال بعضھم ... کفر وقال بعض المتأخرین ان کان لضرورۃ البرد او لان البقرۃ لا تعطیہ اللبن حتی یلبسہ لا یکفر والا کفر ... قال: وفی الخلاصۃ لو شد الزنار قال ابو جعفر الاستروشنی ان فعل لتخلیص الاساری لا یکفر والا کفر (شرح فقہ اکبر ص ۲۳۵)۔

۱۰ رجب ۱۳۵۲ھ

ستر ہواں نادرہ رسالہ تحقیق التشبیہ باہل السفاح لمن لا یرید اداء المہر فی النکاح در حکم کسیکہ نیت ادائے مہر ندارد

یہ رسالہ کتاب ہذا کے صفحہ ۷۱ سے شروع اور صفحہ ۴۷۶ پر ختم ہوا ہے۔

اٹھارہواں نادرہ رسالہ تعدیل اہل الدہر فی وجہ تقلیل المہر در احکام تقلیل مہر

رسالہ کتاب ہذا کے صفحہ ۴۶۶ سے شروع اور صفحہ ۴۶۸ پر ختم ہوا ہے۔

انیسواں نادرہ رسالہ کلمۃ القوم فی حکمۃ الصوم در تحقیق حکمتِ صوم

رسالہ کتاب ہذا کے صفحہ ۴۶۹ سے شروع اور صفحہ ۴۷۵ پر ختم ہوا ہے۔

بیسواں نادرہ رسالہ اعداد الجنۃ للتوقی عن الشبہۃ فی اعداد البدعۃ والسنۃ در تحقیق بعض بدعات وحل بعض عبارات ایضاح الحق الصریح

یہ رسالہ کتاب ہذا کے صفحہ ۴۷۶ سے شروع اور صفحہ ۴۸۷ پر ختم ہوا ہے۔

اکیسواں نادرہ تحقیق السعد والنحس

تحقیق السعد والنحس۔ اعلم انہ ان کان المراد بالسعادۃ والنحوسۃ ما یزعمہ الجہلاء من خاصیۃ ... فی شیء باسباب غیر مشاہدۃ فہی شعبۃ من النجوم التی نہاھا الشرع فعن ... رواہ احمد وابوداود وابن ماجہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبۃ من السحر زاد ما زاد وفی رزین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر وعن قتادۃ قال خلق اللہ ... تعالیٰ ہذہ النجوم لثلث جعلہا زینۃ للسماء ورجوما للشیاطین وعلامات یہتدی بہا فمن تاول فیہا بغیر ذلک ... اخطا واضاع نصیبہ وتکلف ما لا یعلم رواہ البخاری تعلیقا وفی روایۃ رزین وتکلف ما لا یعنیہ وما لا علم ...

اشرطوا معہا التبری لعلّہ فی زمن قاری الہدایۃ فقد صارت علامۃ الاسلام لانہ لایاتی بہا الا المسلم الخ (ط) فی الدر المختار احکام غسل المیت و محلہ فیھم لکن فی زمننا جبل من صلح الجزری) فی مختصر المعانی بحث الاسناد ما نص وقولنا فی التعریف بتاول یخرج نحو ما مر من قول الجاہل انبت الربیع البقل رائیا الانبات من الربیع الخ وفیہ بحث وجوب القرینۃ للاسناد المجازی مانصہ وصدور ہ عطف علی استحالتہ ای وکصدورہ عن الموحد فی مثل اشاب الصغیر الخ - آیات وروایات وعبارات بالا سے یہ امور مستفاد ہوئے۔ **اول** - حلول کا قائل ہونا کفر ہے (آیت الف) **ثانی** جو رسوم اور عادات کفار کے ساتھ ایسی خصوصیت رکھتے ہوں کہ بمنزلہ اُن کے شعار کے ہو گئے ہوں اگر عرفاً وہ شعار مذہبی سمجھے جاتے ہوں وہ بھی کفر ہیں۔ (آیت ب) اسی اصل پر فقہا نے شد زنار کو کفر فرمایا ہے۔ ورنہ تشبہ بالکفار ہے جو مستلزم رکون الی الکفار ہونیکے سبب معصیت و حرام ہے (آیت ج) جس طرح عادات مخصوصہ بالمسلمین دلیل اسلام ہیں۔ (روایت د) بشرطیکہ کوئی یقینی دلیل کفر کی نہ ہو۔ ورنہ کفر ہی کا حکم کیا جائیگا لقولہ تعالیٰ ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا - اولئک ھم الکفرون حقا - اور اسلام کی وجہ واحد کو کفر کی وجوہ متعددہ پر ترجیح اسی وقت ہے جبکہ وہ وجوہ کفر محتمل ہوں متیقن نہ ہوں (**ثالث**) موجبات کفر کے ہوتے ہوئے محض دعویٰ اسلام و صلوٰۃ و صیام و استقبال بیت الحرام ترتب احکام اسلام کے لئے کافی نہیں۔ جب تک ان موجبات سے تائب نہ ہو جاوے۔ (روایت ہ) (**رابع**) باوجود ثبوت کفر کے اسلام ظاہر کرنیوالوں کیساتھ بنا بر مصالح اسلامیہ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا گو بعض اوقات ان کے کفر کا بھی ظہور ہو جاتا تھا کما نقل عنھم قولھم انؤمن کما امن السفہاء ونحوہ مخصوص تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے ساتھ۔ اب وہ حکم باقی نہیں رہا۔ (روایت وعبارات ز) بلکہ بعض احکام کے اعتبار سے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر عہد میں معاملہ کالمسلمین میں تغیر ہو گیا تھا چنانچہ آیت ولا تصل علی احد منھم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ میں مصرح ہے والنھی عن الزیارۃ یستلزم النھی عن الدفن فی مقابر المسلمین لان الدفن یستلزم الزیارۃ عادۃ۔ البتہ تعرض بالقتل والنہب کی ممانعت باقی رہ گئی تھی۔ **خامس** جو کافر اصول اسلامیہ کا بھی مقر ہو اس کے حکم بالاسلام کیلئے محض تلفظ بکلمتی الشہادۃ کافی نہیں جب تک اپنی کفریات سے تبری کا اعلان نہ کرے۔ (عبارت ح) **سادس** کافر کا مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز نہیں (عبارت ط) **سابع** جس شخص کا کفر ثابت ہو جاوے اس کے اقوال و

افعال محتملہ الکفر والاسلام میں تاویل کرنیسے اس کا کفر مانع ہوگا (عبارت ی) اب مقدمات کے بعد سب سوالات کا جواب ظاہر ہے مگر تبرعاً جداجدا بھی عرض کرتا ہوں۔ سوال میں دو قسم کے امور مذکور ہیں۔ ایک قسم وہ جو یقیناً موجب کفر ہیں جیسے تصویر کی پرستش کرنا یا کرشن کی تصویر عبادت خانہ میں رکھنا جو شعار کفار کا ہے۔ یا بجائے بسم اللہ کے لفظ اوم لکھنا کہ یہ بھی اُن کا شعار ہے۔ یا حلول کا قائل ہونا جو سوال کی تمہید اور ترکیب نماز کے آغاز میں مذکور ہے۔ اور دوسری قسم وہ جو صرف محتمل کفر ہیں جیسے دیوالی سے بھی کھاتہ کا حساب شروع کرنا یا مقتداؤں کو لفظ خداوند سے خطاب کرنا یا اُن سے دعائیں مانگنا۔ پس قسم اول پر تو حکم بالکفر ظاہر ہے (للامر الاول والثانی) اور قسم ثانی کا صدور اگر مسلمان سے ہوتا تو اس میں تاویل کر کے مباح یا معصیت پر محمول کیا جاتا مگر جب اس کا صدور کافر سے ہے تو تاویل کی ضرورت نہیں (للامر السابع) اور ان کفریات کے ہوتے ہوئے کہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اُس پر نماز جنازہ جائز ہے نہ مقابر مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے (للامر الثالث والسادس) اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اسکے ساتھ مسلمانوں کا سا معاملہ کرنا جائز ہے (للامر الرابع والخامس) البتہ بلاضرورت کسی سے لڑائی جھگڑا کرنا بھی نہ چاہئے۔ اور ایسے مصالح کی بنا پر ایسی رعایت کرنا اُن مصالح سے زیادہ مفاسد کا موجب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ مصالح تو محض دنیوی ہیں۔ اور مفاسد دینیہ۔ اُن مفاسد کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ان کفریات کے ہوتے ہوئے کسی کو مسلمان کہا جاوے گا تو ناواقف مسلمانوں کی نظر میں ان کفریات کا قبح خفیف ہو جاوے گا اور وہ آسانی سے ایسے گمراہوں کے شکار ہو سکیں گے تو کافروں کو اسلام میں داخل کہنے کا انجام یہ ہوگا کہ بہت سے مسلمان اسلام سے خارج ہو جاوینگے کیا کوئی مصلحت اس مفسدہ کی مقاومت کر سکے گی ایسے ہی مصالح و مضار کے اجتماع کا یہ فیصلہ فرمایا گیا ہے۔ قال تعالیٰ قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس واثمھما اکبر من نفعھما۔ قال تعالیٰ یدعو لمن ضرہ اقرب من نفعہ۔ واللہ اعلم۔

تمت رسالۃ الحکم الحقانی - ذیحجہ ۱۳۵۱ھ

رسالہ شق الجیب عن حق الغیب

سوال - حضرت دام برکاتہم آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اس پرچہ میں جو عبارات درج ہیں اس سے بھی بدعتی نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم محیط ثابت کیا ہے۔